روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 281 بدھ 20 رجب -1416ھ' 13 فتح 1374ھش' 13 - دسمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی مرادیابی دعا کرنے والے کو ملتی ہے

جو شخص روح کی سچائی کے ساتھ دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے۔ ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تخت شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو اس کا نام حقیقی مرادیابی ہے جو آخر دعا کرنے والے کو ملتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

علاج وہی ہے جو خدا تعالیٰ اندر ہی اندر کر دیتا ہے جو ڈاکٹر کہتا ہے کہ یہ علاج یقینی ہے وہ اپنے مرتبہ اور حیثیت سے آگے بڑھ کر قدم رکھتا ہے۔ بقراط نے لکھا ہے کہ میرے پاس ایک دفعہ ایک بیمار آیا۔ میں نے بعد دیکھنے حالات کا حکم لگایا کہ یہ ایک ہفتہ کے بعد مر جائے گا۔ تیس سال کے بعد میں نے اس کو زندہ پایا۔

بعض ادویہ کو بعض طبائع کے ساتھ مناسبت ہوتی ہے۔ اسی بیماری میں ایک کے واسطے ایک دوا مفید پڑتی ہے اور دوسرے کے واسطے ضرر رساں ہوتی ہے۔ جب برے دن ہوں تو مرض سمجھ میں نہیں آتا۔ اور اگر مرض سمجھ میں آجائے تو پھر علاج نہیں سوجھتا۔ اسی واسطے مسلمان جب ان علوم کے وارث ہوئے تو انہوں نے ہر امر میں ایک بات بڑھائی۔ نبض دیکھنے کے وقت (تو پاک ہے۔ ہمیں کوئی علم نہیں سوائے اس کے جو تو ہمیں سکھائے) کہنا شروع کیا اور نسخہ لکھنے کے وقت ھوالشافی لکھنا شروع کیا۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 296)

مالی قربانی میں اپنے پیاروں کو بھی شریک کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

مالی قربانی کے بہت سے فوائد ہیں اور ان پر آپ جتنا بھی غور کریں آپ کو اور باریک در باریک پہلو ان میں دکھائی دیتے چلے جائیں گے۔ سچی مالی قربانی کرنے والا اپنے پیاروں سے بھی یہی توقع رکھتا ہے کہ وہ بھی مالی قربانی کریں اور یہ بات اس کے اخلاق کی کسوٹی بن جاتی ہے۔ اگر ایک ماں کو اپنے بچوں سے صحیح پیار ہے تو وہ اس بات میں خوشی محسوس نہیں کرے گی کہ بچے اپنا پیسہ اپنے پاس ہی رکھیں اور دن میں خرچ نہ کریں۔ اور وہ یہ نہیں سمجھتی کہ میں جو خرچ کر رہی ہوں بس یہ ہی کافی ہے بچوں پر کیا بوجھ ڈالنا ہے۔ بالکل اس کے برعکس وہ بچوں سے بھی چاہتی ہے کہ وہ بھی مالی قربانی کریں جس سے اس کے اپنے اخلاص کا ثبوت ملتا ہے اور یقین کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس دل میں خدا کی سچی محبت اور قربانی کی سچی روح ہے۔ یہ اس لئے قربانی نہیں کر رہی کہ اس کو اطاعت کی ایک رسما عادت پڑی ہوئی ہے بلکہ اس کی اہمیت کو جانتی ہے اور اس حد تک جانتی ہے کہ اپنے سب پیاروں کو اس سعادت میں شریک کرنا چاہتی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ کو کوئی نعمت مل جائے اور اپنے پیاروں کو کہیں کہ تم ذرا دور بیٹھے رہو۔ اس مصیبت میں مجھے ہی اکیلے کو رہنے دو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کوؤں کو بھی خدا نے یہ فطری سخاوت بخشی ہے کہ روٹی کا ایک ٹکڑا ملے تو کائیں کائیں کر کے وہ دور دور سے اپنے بھائی بندوں کو بلا لیتے ہیں۔ انسان کو بھی ان باتوں سے سبق سیکھنا چاہئے اور سبق کے علاوہ اپنے آپ کو پہچاننے کے لئے ان باتوں کو بطور کسوٹی استعمال کرنا چاہئے۔ پس میں نے دیکھا ہے بعض ایسے ماں باپ ہیں جن کے بچے جب عملی زندگی میں حصہ لیتے ہیں' کچھ کمانے لگتے ہیں' تاجر ہوتے ہیں' نوکر بنتے ہیں تو وہ ان سے اس رنگ میں صرف نظر کرتے ہیں کہ نہیں دیتا تو کوئی بات نہیں۔

باقی صفحہ 7 پر

بجز خدا کی توفیق اور مدد کے توبہ کرنا اور اس پر قائم رہنا محال ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

وعدہ جات تحریک جدید

○ 31- دسمبر 1995ء تک وعدہ جات تحریک جدید مرکز میں بھجوانے والی جماعتوں کی فہرست بغرض دعا حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ اولین موقعہ پر اپنی فہرستیں بھجوا کر خصوصی دعائیں حاصل کریں اور سبقت کے ثواب سے بھی بہرہ ور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

○ مکرمہ ممتاز اختر صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب سابق مینجر الفضل فالج کے حملے کی وجہ سے بیمار ہیں اور اتفاق ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام سے موصوفہ کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرم ڈاکٹر ندیم احمد صاحب چوہدری ابن مکرم چوہدری نعیم احمد صاحب (حال کینیڈا) کا نکاح مکرمہ نصرت صاحبہ بنت ڈاکٹر محمود احمد صاحب (حال جرمنی) کے ہمراہ مبلغ چھ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر مورخہ 95-9-13 مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بعد از عصر بیت المبارک میں پڑھا۔

مکرم ندیم احمد چوہدری صاحب مکرم چوہدری فضل احمد صاحب واقف زندگی (وفات یافتہ) کے پوتے اور مکرمہ نصرت صاحبہ ڈاکٹر احتشام الحق (وفات یافتہ) کی نواسی ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مبارکہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد اکرم منہاس صاحب (گلبرگ لاہور) 30- نومبر 1995ء کی صبح مختصر علالت کے بعد بعمر 74 سال وفات پا گئیں ان کا جسد خاکی 95-12-1 کو ربوہ لایا گیا اور بعد جمعہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد قبر تیار ہونے پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے
3- فتح 1374 ھش 13 - دسمبر 1995ء

خدا تعالیٰ - واحد اور لاشریک

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اپنی جماعت کے افراد سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں :-

"اے سعادت مندلوگو تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو۔ نہ آسمان میں سے۔ نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا۔ لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی غصوں اور کینوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفس امّارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبّر کی پلیدی ہے"۔

حضرت صاحب کے اس ارشاد میں ہمیں حقیقی طور پر احمدی بننے کا نسخہ بتا دیا گیا ہے۔ ہمارے لئے یہ لازم قرار دیا گیا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کو واحد لاشریک سمجھیں زبانی طور پر تو کہنے کے لئے ہر شخص خدا کو ایک ہی سمجھتا ہے۔ لیکن عملی طور پر اس بات کو صرف اسی صورت میں اپنے لئے درست سمجھا جا سکتا ہے جب ہم واقعی کسی چیز کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ سمجھیں۔ نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے۔ اسی کے پاس ہر قدرت ہے اور وہی دیتا ہے جو کچھ کہ کسی کو ملتا ہے۔ بجائے اس کے ہم انسانوں کے آگے یا دیگر مخلوقات کے آگے اپنا سر جھکائیں اور اپنی ضروریات ان سے مانگیں ہمارا فرض ہے کہ ہم صرف اور صرف خدا تعالیٰ کو دینے والا سمجھیں۔ وہی دیتا ہے۔ اسی سے مانگنا چاہئے۔ اور اگر ہم اس کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف جائیں تو یقیناً اسے شرک کہا جائے گا۔ البتہ یہ بات سمجھ لینے والی ہے کہ خدا تعالیٰ عام طور پر اسباب کے ذریعہ دیتا ہے۔ یہ نہیں کہ اسباب پیدا نہ کرے اور ہمیں چیز مل جائے۔ اللہ تعالیٰ اسباب پیدا کرتا ہے اور پھر ہماری ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ انسان انسان کا دارو ہوتا ہے۔ یعنی انسان کو مدد انسان سے ملتی ہے لیکن وہ مدد دراصل اللہ تعالیٰ ہی کی عطا کردہ ہوتی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کسی کے دل میں یہ بات نہ ڈالے کہ وہ کسی کی مدد کرے تو یقیناً وہ ہرگز مدد نہیں کرے گا۔ اسباب سے کلّی طور پر انقطاع ممکن نہیں ہے۔ اور جائز بھی نہیں ہے۔ اسباب کو استعمال کرنے کی نہ صرف اجازت ہے بلکہ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اسباب کو استعمال کریں البتہ یہ ضروری ہے کہ ان اسباب میں بھی ہم خدا تعالیٰ کا ہاتھ دیکھیں۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ اسی ارشاد میں حضرت صاحب نے ہماری نجات کا نسخہ بھی پیش فرمایا ہے۔ فرمایا :-

"قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصّوں سے الگ ہو جاؤ"۔

ہر وہ شخص جو پاک دل بن جاتا ہے اس کی تمام باتیں اور اس کے تمام کام خدا کے لئے ہو جاتے ہیں اور جو شخص خدا کے لئے ہو جائے جس کی ہر بات اور جس کا ہر کام خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے پیش نظر کیا گیا ہو وہ یقیناً نجات یافتہ ہے۔ درحقیقت نجات ہے ہی اس بات کا نام کہ انسان پوری طرح خدا کا ہو جائے اور خدا اسے اپنا پیارا بندہ بنا کر اس کی پشت پناہی کرے۔

بارش کے قطروں کی صورت فضلوں کو برسایا
دین ہے میرے مولا کی جو یونہی دیتا آیا
لمحہ لمحہ قدم قدم پر فضلوں کی یلغار
ہم نے اپنا آپ مٹا کر اپنے ربّ کو پایا

ابوالاقبال

آبلوں سے ثبت اب صحرا پہ افسانے کہاں
لکھ سکیں جو پاؤں سے اب ایسے دیوانے کہاں

ہر پجاری کی جبیں جُھکتے ہی پتّھر بن گئی
لے گئی بُت کی لگن اُن کو خدا جانے کہاں

یہ کسی دھوکے میں کھنچ آئے برائے طوفِ شمع
کوئی سمجھا دے انہیں جاتے ہیں پروانے کہاں

حوصلہ دیتی رہیں دَر پر ہَوا کی دستکیں
جانتا تھا یوں تو مَیں شب وہ لگے آنے کہاں

بُت سجا ڈالے گھروں میں سب نے یہ اچھا کیا
برہمن ورنہ بناتے اتنے بُت خانے کہاں

اب مجھے ہر ابر کے سینے میں ہے اس کی تلاش
بادلوں میں ایک بجلی کھو گئی جانے کہاں

مِیٹ کر دنیا کو دیوانو! یہ خود مٹ جائیں گے
دیکھ لو ان کو ملیں گے پھر یہ فرزانے کہاں

مَیکدے میں پھر پڑی شاید بِنائے انقلاب
بے سبب یُوں ہوش میں آتے ہیں مستانے کہاں

اس پہ شب بھر کہکشانیں ٹوٹ کر گرتی رہیں
تھا گزشتہ شب میرا بستر خدا جانے کہاں

خود ہی آ نکلا تبَسّم بزم میں اچھا ہوا
ایسے کوچہ ِگرد کو ہم جاتے سمجھانے کہاں

ڈاکٹر عبدالرشید تبسم

عزیزو! اس دنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے۔ اور بیباکیاں پیدا کرتا ہے اور قریب قریب دہریت کے پہنچاتا ہے۔ سو تم اس سے اپنے تئیں بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون و چرا ان کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے۔ (کلام الہٰی) کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا غلام باری سیف

عاجزی اور انکساری

جس شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی کا صحیح تصور ہو۔ اس کا تعلق اس بلند و برتر ہستی سے ہو۔ اس کا دل فروتنی اور عجز کا مسکن ہوتا ہے۔ انسان خواہ کتنا ہی عظیم اور بڑا ہو خدا کی بڑائی کے مقابلہ میں اس کی کیا حقیقت ہے۔ اور یہ عظمت جو اس کو عطا ہوئی ہے۔ یہ اس عظیم ہستی کی عطا کردہ ہے۔ اس لئے جتنا کوئی خدا کا مقرب ہو گا اور جتنی کسی کو اس کی معرفت حاصل ہوگی اتنا ہی اس کے اندر عجز اور انکسار ہو گا اور سیرت کے اس پہلو سے آپ کسی عظیم انسان کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہو گا۔ کہ عظیم شخص کے اندر عاجزی ہو گی جبکہ خام خیال کبر میں مبتلا ہو گا۔

مذہبی دنیا میں مذہبی راہنما کی سیرت اور تعلیم کے لحاظ سے عاجزی اور انکساری کی ایک اور اہمیت بھی ہے۔ خدا کے مقربین کے بارہ میں ان کے مقلدین کے غلو نے ان قوموں کو بھی افراط و تفریط کا شکار کر دیا۔ انہوں نے اپنے نبی کے مقام میں افراط سے کام لیا تو خدا کے مقام میں تفریط۔ عیسائیوں کی مثال لے لیجئے۔ انہوں نے مسیح کو الوہیت کا مقام دے کر جہاں مسیح کے بارہ میں افراط سے کام لیا وہاں معبود حقیقی کے درجہ اور مقام میں تفریط کی یہی حال بت پرست قوموں کا ہے۔ حضور ﷺ نے اپنی امت کو مخاطب ہو کر فرمایا۔

"میرے مقام کے بارہ میں اس طرح غلو نہ کرنا۔ جیسے عیسائیوں نے مسیح کے مقام میں غلو سے کام لیا۔

ابراہیم کی وفات اور حضورؐ کا عجز

دس ہجری کو جب آپ کے بیٹے ابراہیم فوت ہوئے۔ جن کی وفات پر آپؐ نے فرمایا تھا۔ آنکھ اشکبار ہے اور دل غمگین لیکن زبان پر وہ کلمہ نہ لائیں گے جس سے خدا راضی نہ ہو اور اسی بچہ کے بارہ میں فرمایا تھا کہ اگر میرا یہ بیٹا زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔ اتفاق یہ ہوا کہ ابراہیم کی وفات پر سورج کو گرہن لگا تو بعض لوگوں نے کہا ابراہیم کی وفات کی وجہ سے سورج گہنا گیا۔ حضور ﷺ کو علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا سورج اور چاند کا گرہن خدا تعالیٰ کے نشانات میں سے ہے۔ ان کو کسی کی وفات کی وجہ سے گرہن نہیں لگا۔ اس واقعہ پر وہ غور کریں جو کہتے ہیں محمد ﷺ وجاہت پسند تھے۔ کیا جاہ پسند ایسے اتفاق کو نشان بنانے سے انکار کرتا ہے۔ جب لوگ خود کہہ رہے ہوں اور حسن اتفاق نے ان کی تائید کر دی ہو۔ لیکن وہ راستباز بھی تھا اور منکسر المزاج بھی اور کبر سے تو خدا نے ان کو ہر طرح محفوظ کیا ہوا تھا۔ اس لئے صحیح صورت حال کی وضاحت اور لوگوں کے غلط خیال کی آپؐ نے اصلاح فرما دی۔

مناجات میں عجز کا اظہار

آپؐ کی مناجات میں اکثر یہ ہوتا کہ پروردگار میں تیرا بندہ ہوں اور تو میرا خالق و مالک ہے مجھے اپنی بشری کمزوریوں کا اعتراف ہے یہ اعتراف آپؐ کا عجز و انکسار تھا ورنہ وہ دنیا میں سب سے بڑھ کر راستباز اور مقدس انسان تھا جس سے بہتر ہوا نہ ہو گا۔ اسے خدا کے قریب کا وہ مقام حاصل ہوا جو کسی اور حاصل نہ ہوا۔ لیکن اس کے باوجود حال یہ تھا کہ ایک موقعہ پر صحابہؓ سے فرمایا خدا کی رحمت اور فضل کے سہارے ہی نجات ہوگی اس کے بغیر ممکن نہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ کیا آپؐ بھی۔ فرمایا ہاں سوائے اس کے کہ خدا کی چادر رحمت مجھے اپنے دامن میں ڈھانپ لے۔ صحابہؓ کو مخاطب ہو کر فرمایا دیکھو خدا کی راہ میں مال دینے سے نہ کم ہوتا ہے اور نہ معاف کرنے سے عزت کم ہوتی ہے۔ تواضع اور انکساری سے انسان کو عظمت نصیب ہوتی ہے۔

آپ نے ایک بار صحابہؓ سے فرمایا مجھے یونسؑ بن متی پر بھی فضیلت نہ دو۔ عجز کی اس سے بڑی دلیل کیا ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبیوں کا سردار قرار دیا۔ معراج میں آپ کو پیشواء انبیاء قرار دیا کہ آپ سب انبیاء کے امام بنے تھے لیکن فرماتے ہیں مجھے یونسؑ نبی پر بھی فضیلت نہ دو۔ اس میں غیروں کی دلجوئی بھی مدنظر تھی۔ ایک موقعہ پر ایک یہودی کے کہنے پر کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ کو تمام انبیاء پر فضیلت دی "مسلمان نے اس کو تھپڑ مار دیا۔ یہودی نے حضورؐ کے پاس شکایت کر دی تو حضورؐ نے اس سے منع فرمایا۔ اور جب کسی نے آپؐ کو یا خیرالبریہ اے مخلوق سے بہتر! کہا تو فرمایا وہ ابراہیم ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر جب ایک کافر کانپتا ہوا آیا تو آپؐ نے فرمایا گھبراؤ مت میں قریش کی اس عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھاتی تھی۔ آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا میرے لئے ایسے نہ کھڑے ہوا کرو۔ جس طرح لوگ عجمی بادشاہوں کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔

آپؐ کی تواضع کا یہ حال تھا کہ آپؐ کو ایک شخص نے ان الفاظ سے مخاطب کیا۔ اے ہمارے آقا اور ہمارے آقا کے فرزند ہم میں سب سے بہتر۔ اور ہم میں سب سے بہتر کے فرزند۔ آپؐ نے فرمایا تقویٰ سے کام لو۔ شیطان تمہیں پھسلا نہ دے میں عبد اللہ کا بیٹا محمدؐ ہوں۔ خدا کا بندہ ہوں اور رسول ہوں۔ خدا نے مجھے جو مرتبہ بخشا ہے اس سے آگے نہ بڑھاؤ۔

عبد اللہؓ بن شخیر صحابی بیان کرتے ہیں ہم آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا حضورؐ ہمارے آقا ہیں۔ ارشاد فرمایا آقا خدا ہے پھر ہم نے عرض کی آپؐ سب سے افضل اور برتر ہیں فرمایا بات کرو تو دیکھ لو کہ شیطان تو تم کو نہیں بہکا رہا۔

عجز کا عملاً اظہار

آپؐ کے عجز کی گواہی حضرت عائشہ سے بھی سن لیجئے فرماتی ہیں۔ حضورؐ گھر تشریف لاتے تو گھر کا کام کاج کرتے بکریاں دوہتے اپنی جوتی خود سی لیتے۔ گھر کے کام کاج میں ہمارا ہاتھ بٹاتے۔ یہ اس شخص کا حال ہے جس کے وضوء کے پانی کو صحابہؓ زمین پر نہ گرنے دیتے تھے۔ فتوحات کے دن انسان کی زندگی میں عظمت کا دن ہوتے ہیں آپؐ کی زندگی میں ایسے کئی دن آئے لیکن فتح مکہ کا دن انتہائی اہم دن تھا جب دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ (-) محمد ﷺ مکہ میں فاتحانہ صورت میں داخل ہوئے لیکن جانتے ہو اس وقت حضورؐ کے عجز و انکسار کا کیا حال تھا۔ سر مبارک جھک کر کجاوے سے لگ گیا تھا۔ اور زبان پر (-) تمہیں کھانا کھانے بیٹھتے تو عاجزانہ اکڑوں نشست ہوتی۔ ایک بار ایک صحابی نے عرض کیا۔ یہ کیا کیفیت نشست ہے؟ فرمایا مجھے خدا نے خاکسار بندہ بنایا ہے جبار اور سرکش نہیں بنایا۔ مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو آپؐ کے لئے خاص مسند نہ ہوتی۔ بعض دفعہ باہر سے آنے والوں کے لئے آپ کی شناخت مشکل ہو جاتی۔ غریب اور بیماروں کے گھروں میں تشریف لے جاتے اور ان کی عیادت فرماتے۔ سواری پر سوار ہوتے تو قیمتی زین نہ کسواتے۔ عجمیوں کی طرح ریشمی چادر زین پر نہ ڈلواتے بلکہ بسا اوقات سواری کی ننگی پیٹھ پر سوار ہو جاتے بنو قریظہ کے دن حضورؐ نے گدھے کی سواری فرمائی اور لگام کی جگہ کھجور کی رسی استعمال کی۔

ایک بار آپؐ خدام کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ مختلف افراد کے سپرد مختلف کام فرمائے تو اپنے آپ کو ان لوگوں میں شامل کیا۔ جن کے سپرد لکڑیاں تلاش کر کے لانا تھا۔ اور جب آپؐ کو خدا نے فتوحات پر فتوحات دیں۔ تو مسکن نبوی مسجد کے ملحقہ حجرے ہی رہے۔ آپؐ نے محل تعمیر نہیں کروایا۔ تاج و تخت نہیں بنوایا۔ اپنے نام سکہ نہیں چلوایا۔ آپؐ نے فتوحات کے بعد غریب ساتھیوں کو چھوڑ کر امیروں میں بسیرا نہیں کیا۔ دل میں معاذ اللہ کبر پیدا نہیں ہوا بلکہ جتنی دنیا قدموں میں ڈالی گئی جتنی فتوحات عطا ہوئیں عاجزی اور انکساری اتنی ہی بڑھتی گئی۔

مکہ فتح ہو گیا کفر کا سر پُر غرور کچل دیا گیا۔ آج مخالفین آپؐ کے رحم و کرم پر تھے مکہ سے نکالنے والوں کی آنکھوں کے سامنے دس ہزار پر جوش مجاہدین کے ساتھ آپؐ کی سواری مکہ میں داخل ہو رہی تھی۔ خانہ کعبہ کی چابیاں آج مسلمانوں کے ہاتھ میں تھیں۔ رئیس قریش ابو سفیان آج حضورؐ کی رکاب تھامے تھا۔ مکہ کے سب کس بل نکلے چکے تھے۔ چار سال سے مسلمانوں کو عمرہ کی اجازت نہ دینے والوں کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں۔ آج ساری عزتیں محمد ﷺ کے خدا اور اس کے بندے محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے تھیں۔ لیکن وہ فاتح مکہ اتنا سر جھکائے تھا کہ سر کجاوے سے لگ رہا تھا اور قرآن مجید کی آیات کی تلاوت فرما رہے تھے۔ تاریخ بتا کہ تو نے ایسا عظیم انسان دیکھا اور اس کی عظمت کا راز خدا کے لئے اس کی تواضع عجز اور انکسار کے سوا اور کیا تھا۔

اے عظمتوں کے خواہاں انسان! اگر حقیقی عظمت چاہتا ہے۔ اگر چاہتا ہے کہ تیری عظمتوں کے گیت آسمان پر گائے جائیں تو اس کے لئے عاجزی اور انکساری اختیار کر۔ یہ نسخہ (-) محمد مصطفیٰ ﷺ نے بتلایا ہے۔ جو خدا کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے۔ اللہ اسے بلندیوں سے ہم کنار کرتا ہے۔

خبیبؓ بن عدی

خبیبؓ بن عدی ایک مشہور صحابی گزرے ہیں وہ ایک لڑائی میں کفار کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے۔ کافر انہیں قصاص میں قتل کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ان کے قتل کے لئے ایک دن مقرر کیا خبیبؓ ان ایام میں حارث نامی ایک کافر کے گھر میں محبوس تھے ایک دن انہوں نے اپنی ضرورت کے لئے حارث کی لڑکی سے استرا مانگا۔ وہ چونکہ ان کے اچھے اخلاق کو دیکھ چکی تھی اس لئے انہیں استرا دے دیا تھوڑی دیر کے بعد اس کا ایک خورد سالہ لڑکا کھیلتا ہوا خبیبؓ کے پاس آگیا۔ اور ان کی گود میں بیٹھ گیا۔ ماں نے بچہ کو دیکھا تو وہ کانپ اٹھی کہ بچہ ایک ایسے دشمن کے پاس ہے جس کے ہاتھ میں استرا ہے۔ اور اس کے قتل کا دن مقرر ہو چکا ہے۔ کہیں بچہ کو کوئی گزند نہ پہنچے۔ خبیبؓ نے ماں کی حالت کو دیکھا تو اس سے کہا۔ آپ فکر مت کریں۔ جو خطرہ آپ کے دل میں پیدا ہوا ہے اسے دل سے نکال دیں۔ میں آپ کے بچہ کو کوئی تکلیف نہیں دوں گا۔ اور بچے کو پیار کرتے ہوئے اس کی ماں کی طرف دھکیل دیا۔ یہ عورت خبیبؓ کے اخلاق سے بہت متاثر تھی اور کہا کرتی تھی کہ خبیبؓ سا اچھا اور نیک قیدی میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

جب خبیبؓ کے قتل کا مقررہ وقت آیا۔ تو قریش کے لوگ اکٹھے ہوئے اور خبیبؓ سے پوچھا کہ اپنی کوئی خواہش ہو تو بتلا دو۔ انہوں نے کہا مرنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ انہیں اس کی اجازت دی گئی۔ انہوں نے بڑے خشوع و خضوع سے دو رکعت نماز ادا کی اور اس سے فارغ ہو کر قریش سے کہا کہ دل تو چاہتا تھا۔ کہ اپنی نماز کو ذرا لمبا کروں۔ لیکن پھر اس خیال سے اسے مختصر کر دیا کہ کہیں تم لوگ یہ خیال نہ کرو کہ میں موت کے ڈر سے نماز لمبی کر

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف .... سلیم شاہجہانپوری

سدا بہار شاعر

انور ندیم علوی شعروادب کی دنیامیں ایک جانا پہچانانام شعروادب کے میدان میں یہ عرصہ 20 سال سے اشہب قلم کی جولانیاں دکھار ہاہے اور اپنی ارتقائی منازل طے کرتے ہوئے اب اس مقام پر پہنچ چکے ہیں جہاں پہنچ کر شاعر کی طبیعت میں ٹھہراؤ اور اس کے کلام میں انفرادیت کی جھلکیاں نمودار ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ ان کا میلان طبع ابتدا ہی سے ہلکی پھلکی غزلوں اور آزاد نظموں کی طرف رہاہے۔ انہوں نے چھوٹی چھوٹی بحروں میں طبع آزمائی کی ہے اور کامیاب رہے ہیں۔

انور ندیم علوی کی طبیعت کا رجحان ابتدا ہی سے ادب کی طرف رہاہے۔ وہ صرف ایک خوشگو شاعر ہی نہیں بلکہ ایک اچھے ادیب بھی ہیں۔ انہوں نے کچھ عرصہ قبل ایک ادبی رسالہ "دھڑکن" کے نام سے بھی جاری کیا تھا لیکن دوسری مشغولیات آڑے آئیں اور وہ رسالہ زیادہ دیر جاری نہ رہ سکا۔ لیکن اس سے یہ اندازہ تو ہو جاتا ہے کہ انور ندیم علوی کے اندر ایک شاعر ہی نہیں بلکہ ادیب بھی پوشیدہ تھا جو اپنے وقت پر ظاہر ہوا۔ اور جس نے ان کو شاہراہ ادب پر لا کھڑا کیا۔

انور ندیم علوی ایک زمیندار خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور خود بھی ایک خوشحال زمیندار ہیں۔ بی۔ ایس۔ سی کی کامیابی کے بعد انہوں نے ایل۔ ایل بی کیا اور نواب شاہ میں وکالت کا پیشہ اختیار کئے ہوئے ہیں اور اپنے پیشے میں بھی کامیاب ہیں۔ شعروادب سے ان کی وابستگی اور لگن کا یہ عالم ہے کہ تھوڑے عرصہ میں ان کے چار مجموعہ ہائے کلام زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آچکے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ جاگتی آنکھوں کے خواب
2۔ اے دیس کی ہواؤ!
3۔ "سوچ کے سائے" اور
4۔ "پریتم"

نثر میں آپ کی 2 کتابیں "محبت فاتح عالم" اور "مضامین علوی" زیر ترتیب ہیں۔ اس کے علاوہ ان کا ایک کارنامہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے مشہور و معروف سندھی شاعر شیخ ایاز اور محترمہ نورالہدیٰ شاہ کے سندھی کلام کا منظوم ترجمہ بھی بڑے اچھوتے اور کامیاب انداز میں کیا ہے۔ پنجابی زبان میں برصغیر کی ممتاز شاعرہ امرتا پریتم کی شہرہ آفاق نظم "آج آکھاں وارث شاہ نوں" کا منتخب منظوم ترجمہ بھی ان کا ایک شاہکار ہے۔ اردو' سندھی اور پنجابی زبانوں کے علاوہ آپ نے انگریزی زبان کی چند نظموں کا منظوم اردو ترجمہ بھی "دھنک" کے نام سے ترتیب دیا ہے۔

انہوں نے اپنی منتخب غزلوں' نظموں اور گیتوں کے ایک منتخب مجموعہ کو بھی "ندیم تنہائی" کے نام سے ترتیب دیا ہے اس مجموعہ میں وہ تمام غزلیں اور نظمیں شامل ہیں جن کو مشہور گلوکار جناب محمد اشرف کنول نے اپنی مدھر آواز میں گا کر ہمیشہ ہمیش کے لئے امر بنادیا ہے۔

انور ندیم نے نواب شاہ میں اس وقت کے صدر نشین مقتدرہ اردو کی ہدایت پر انجمن فروغ اردو کی بنیاد ڈالی اور ماہانہ مشاعروں کے علاوہ اردو زبان کی ترویج و ترقی میں دلی لگن کے ساتھ مشغول رہتے ہیں۔

نواب شاہ میں میرے شاگردوں کی تعداد ان گنت ہے میں نے کبھی اپنے شاگردوں کا باقاعدہ رجسٹر نہیں رکھا۔ لیکن یہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ 1948ء سے لے کر 1989ء تک جو تشنگان علم وادب میرے پاس آتے رہے اور جو چھوٹے بڑے شاعر مجھ سے مشورہ سخن کے لئے شرف ملاقات بخشتے رہے ان کی تعداد انگلیوں پر نہیں گنی جاسکتی۔ نواب شاہ کے شاگردوں میں سید سبط حسن فاضل زیدی۔ معین الحسن لودھی۔ ناصر ساگری۔ فہم شناس کاظمی۔ قیوم طاہر۔ انجم نقوی اور نثار زیدی قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ اپنے ابھرتے ہوئے اور میانہ روی کے ساتھ ارتقائی منازل طے کرنے والے شاگرد رشید انور ندیم علوی کے بارے میں چند معروضات پیش کر رہاہوں:۔

انور ندیم علوی جیساکہ اوپر بیان کیا گیا ایک زمیندار خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور خود بھی وسیع اراضیات کے مالک ہیں۔ ایک کامیاب وکیل ہیں۔ ذاتی و خاندانی وجاہت بھی رکھتے ہیں۔ اس کے باوجود انتہائی منکسرالمزاج' متواضع اور خلیق انسان واقع ہوئے ہیں۔ رعونت اور انانیت سے کوسوں دور' بڑوں کا ادب و احترام ملحوظ رکھنے والے' چھوٹوں پر شفقت و محبت نچھاور کرنے والے ایک دلنواز شخصیت کے مالک انسان ہیں جن سے مل کر انسان کو اپنائیت اور سکینت کا احساس ہوتا ہے۔ وہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار مخلوق خدا کی خدمت کے لئے ہردم تازہ وتیار نظر آتے ہیں۔

جہاں تک ان کی "سدا بہار شاعری" کا تعلق ہے تو یہی کہنا مناسب ہے کہ "مشک آنست کہ خود ببوید" تاہم موقع و محل کی مناسبت سے ان کے دلکش اور من موہنے کلام پر ایک طائرانہ نظر ڈالنا بھی قارئین کی دلچسپی کا باعث ہو گا۔ اور میرے بیان کی روشنی میں انور ندیم علوی صاحب کے کالم کی خوبیوں سے روشناس ہو سکیں گے۔

جیساکہ اوپر عرض کیا گیا۔ انور ندیم علوی نے اپنی شاعری میں ارتقائی منازل طے کیں اور یہ حقیقت ان کے تینوں مجموعہ ہائے کلام سے بالبداہت ثابت ہے۔ ان کی شاعری کا سفر جاگتی آنکھوں کے خواب سے شروع ہوا۔ "اے دیس کی ہواؤ! نے دوسری منزل میں قدم رکھا اور دیس کی خنک ہوائیں اس مرحلہ پر بھی سازگار ثابت ہوئیں۔ اس کے بعد اگلی "سوچ کے سایوں" کی آئی جہاں پہنچ کر شاعر کی سوچ کے سائے گہرے' گھنے اور سکون و راحت کا سائبان بنتے نظر آتے ہیں۔ شاعر کا اگلا سفر "پریتم" ہے اور خدا جانے اس سفر کی اور کتنی منازل باقی ہیں لیکن ایک بات یقینی ہے کہ اس ہفتخواں کی منازل طے کرنے کے بعد شاعر کا سونا کندن بن کر دیکھنے والوں کی آنکھوں میں خیرگی اور چکاچوند پیدا کرنے کی صلاحیت ضرور حاصل کر لے گا۔

ایک قاری کے لئے مناسب تو یہی ہے کہ انور ندیم کی چاروں کتابوں کا بالاستیعاب مطالعہ کرے اور ان کے کلام کے محاسن کا خود اندازہ لگائے۔ کیونکہ ہر قاری کی پسند و ناپسند کا پیمانہ جدا ہوتا ہے۔ ایک شعر کسی قاری کے تفنن طبع کا باعث ہوتا ہے تو دوسرا اسے پڑھ کر دل گرفتہ ہو جاتا ہے۔ بہر حال میں نے چند پھول جو شاعر کی مندرجہ بالا کتب کے مطالعہ کے حوالہ سے چنے ہیں انہیں ایک گلدستہ بنا کر قارئین کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اسی ضمن میں جناب انور ندیم علوی کے منفرد طرز کلام میں جذبات کی روانی اور عقیدت کی گہرائی ملاحظہ ہو:۔

مدینے کی گلیوں کا اک ایک ذرہ
مرا بس چلے تو میں آنکھوں سے چوموں
میں ہو جاؤں بیگانہ خود سے بھی یارو
میں دیوانہ بن جاؤں یثرب میں گھوموں
پہاڑوں پہ جلوہ خدا کا ہے دیکھو
یہاں کی تو مٹی بھی سونا ہے لوگو!
یہ خاک مدینہ' فلک سے بھی اعلیٰ
میں اس کو بھلا کس ترازو سے تولوں

وطن کی محبت میں سرشار ہو کر آپ نے بہت سی نظمیں لکھی ہیں جن میں "پاکستان" اور "سانحہ کراچی" قابل مطالعہ ہیں۔ آپ کی دیگر منظومات میں "میرب محبوب" اور "بیوہ کی فریاد" (مخمس) داستان فراق "جن سے جدا ہو گئے۔"

"بھول نہ پائیں گے۔" اور "ہم تجھ کو نہ بھولیں گے۔" جذبات سے پر اور قابل دید منظومات ہیں۔ ہم۔ تم اور غم اور کمزوری بھی قابل مطالعہ نظمیں ہیں۔

غزل کے میدان میں بھی انور ندیم نے اپنے جذبات کا اظہار بڑے ہی نرم و نازک اور اپنے مخصوص انداز میں کیا ہے۔ چند اشعار جو مجھے پسند آئے ان میں اپنے قارئین کو بھی شامل کر لیتا ہوں۔ ملاحظہ ہو:۔

کچھ ظلم کے ہاتھوں تنگ ہوئے' کچھ طول بھی کھینچا فرقت نے
سوچو تو ذرا اے ہم نفسو! کیا حال ہوا دیوانوں کا
جانوں کا دے کر نذرانہ آسان بنایا منزل کو
جو شمع وفا پر مرتے ہیں یہ ذکر ہے ان پروانوں کا
ہر سمت بڑھیں گے ہم لے کر پرچم انسان کی عظمت کا
ہم پتھر کو ٹکرائیں گے' رخ موڑیں گے طوفانوں کا

پیار تیرا مصلحت پر ور لگے
سب حسینوں سے مگر بہتر لگے
کس مسیحا کا ہے یہ فیض نظر
عشق کا بیمار کچھ بہتر لگے
اس قدر بدلی فضاء ہر راہزن
دیکھنے میں شہر کا رہبر لگے

ہر طرف ٹوٹی سانس کی ہچکیاں' یہ شب و روز گویا سزا ہو گئے
نفرتوں کی وہ ظالم چلیں آندھیاں' کتنے پتے شجر سے جدا ہو گئے
چار جانب ہے چھائی ہوئی اک گھٹن' سونا سونا لگے مجھکو سارا چمن
روشنی کی نظر اب نہ آئے کرن' سب مکین و مکاں بے صدا ہو گئے
دیکھئے آکے ہم کتنے مجبور ہیں' آپ سے دور اور کتنے مجبور ہیں
آنکھیں پرنم ہوئیں' ہونٹ خاموش ہیں' آپ کیوں ہم سے اتنے خفا ہو گئے

اب میں انہیں اشعار پر اکتفا کرتے ہوئے قارئین کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ علوی صاحب کے نئے مجموعہ کلام "پریتم" کا بالاستیعاب مطالعہ کریں اور میری ہمنوائی میں آواز بلند کریں۔
نوجوان شاعر انور ندیم علوی زندہ باد
(ماخوذ "پریتم" ص 10 تا 19)

بقیہ صفحہ 3

رہا ہوں اس کے بعد انہوں نے یہ شعر پڑھتے ہوئے اپنی گردن کو شہادت کے لئے جھکا دیا۔ (۔) یعنی جب میں اسلام کے راستہ میں اور اس کی خاطر قتل کیا جارہاہوں۔ تو مجھے اس بات کی ہرگز پرواہ نہیں کہ میں قتل ہو کر کس پہلو پر گرتا ہوں۔ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی خاطر ہے اور اگر میرا خدا چاہے گا تو وہ میرے جسم کے پارہ پارہ ٹکڑوں کو برکت دے گا۔

بقیہ صفحہ 5

امید کرتے ہیں وہ مظلوم جو سینکڑوں سال سے ظلم و ستم کا شکار ہو رہے ہیں ان کی آہیں اور سسکیاں آسمان پر جا پہنچیں اور خدا تعالیٰ نے ظالموں سے ظلم کی آخری اینٹیں پھینکوائیں تا اس ملک پر اپنا فضل نازل کرے۔ لیکن ہمارا قلب وسیع ہے۔ ہم ان ہاتھوں کو جنہوں نے پتھر برسائے ان زبانوں پر جنہوں نے اس کے لئے تحریک کی اور اس کی کجی کو جو اس کا باعث ہوئی معاف کرتے ہیں کیونکہ جس کام کا ہم نے بیڑا اٹھایا ہے کہ اس مقابلہ میں یہ تکلیف جو ہمیں پہنچائی گئی ہے بالکل معمولی ہے۔

خلق اللہ سے کبھی بھی خیانت۔ ظلم۔ بد خلقی۔ ترش روئی ایزادہی سے پیش نہ آؤ۔ کسی کی حق تلفی نہ کرو۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکہ کس طرح فتح ہوا

(لجنہ اماءاللہ کراچی کی ایک کتاب سے ماخوذ)

س- مکہ کس طرح فتح ہوا؟

ج- آنحضرت ﷺ کا اولین مقصد توحید پھیلانا اور خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کرنا تھا- اس وقت خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بڑے بڑے بت موجود تھے- صلح حدیبیہ کے بعد عرب میں لڑائی ایک حد تک رک چکی تھی اور مسلمانوں کو خوب تبلیغ کا موقع ملا- جس کی وجہ سے مسلمانوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہونے لگا- لیکن کفار قریش کے دل میں ابھی انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی- اتفاق ایسا ہوا کہ قریش کے حلیف بنو بکر نے آنحضرت ﷺ کے حلیف بنو خزاع پر اپنی پرانی دشمنی کی بنا پر حملہ کر دیا اور قریش نے ان کی ہتھیاروں سے مدد کی جو کہ معاہدہ کی سراسر خلاف ورزی تھی- خزاع نے شکست کھا کر حرم میں پناہ لی جہاں قتال حرام تھا لیکن بنو بکر نے انہیں وہیں قتل کر دیا- عمرو بن سالم خزاعی آنحضرت ﷺ کے پاس فریاد لے کر آئے کہ آپؐ معاہدہ کے مطابق ہماری مدد فرمائیں- آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "میں تمہاری ایسے حفاظت کروں گا جیسے اپنی جان کی-" اس لڑائی میں خزاعہ کے بیس آدمی قتل ہوئے تھے- آنحضرت ﷺ نے قریش کے پاس اپنا قاصد بھیجا اور ان کے سامنے تین شرائط پیش کیں-

1- بنو بکر کی حفاظت چھوڑ دیں-

2- مقتولین کا خون بہا ادا کریں-

3- معاہدہ حدیبیہ کے ٹوٹنے کا اعلان کریں-

قرط بن عمر نے جوش میں آکر کہا کہ ہمیں تیسری شرط منظور ہے- اس طرح وہ معاہدہ جو دس سال کے لئے ہوا تھا دو سال میں ٹوٹ گیا لیکن بعد میں اپنی اس حرکت پر بہت پچھتائے اور ابو سفیان کو تجدید معاہدہ کے لئے روانہ کیا- آپؐ نے ان کی بد عہدی کی وجہ سے ان کے مطالبہ کی طرف کوئی توجہ نہ دی اور وہ ناکام واپس لوٹ گیا-

آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ کو مکہ جانے کی تیاری کا حکم دیا اور یہ احتیاط فرمائی کہ قریش کو اس کی خبر نہ ہونے پائے- لیکن اس احتیاط کے باوجود ایک صحابی حاطب بن ابی بلتعہ نے مخفی طور پر ایک خط لکھ کر مکہ کے کفار کو بھجوایا کہ آنحضرتؐ مکہ پر لشکر کشی کرنے والے ہیں- اس احتیاط کا مقصد یہ تھا کہ خون کا ایک قطرہ بھی نہ بہے اور منشاء خداوندی بھی پورا ہو جائے- راز کے فاش ہونے کی اطلاع آپؐ کو الہام کے ذریعہ مل گئی- آپؐ نے حضرت علیؓ بن ابی طالب اور زبیرؓ بن العوام کو روانہ کیا- اور انہیں بتایا کہ ایک عورت ایسا خط چھپا کر لے جا رہی ہے- اس سے خط لے لیں اور اسے گرفتار کر کے واپس لائیں آپؐ کی بتائی ہوئی جگہ روضہ صناح پہنچے تو وہاں اس عورت کو موجود پایا- خط کا پوچھنے پر اس نے انکار کر دیا- لیکن حضرت علیؓ نے کہا مجھے خدا کے رسولؐ نے بتایا ہے کہ جو کبھی غلط نہیں ہو سکتا تم خط نکال دو ورنہ میں تمہاری تلاشی لوں گا- اس پر عورت نے اپنے بالوں کے جوڑے سے خط نکال کر دیا- اسے گرفتار کر کے دربار نبویؐ میں پیش کیا گیا- اس کے بتانے پر حاطب بن ابی بلتعہ کو طلب کیا گیا- انہوں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ! میں منافق نہیں ہوں نہ ہی میں نے ارتداد کیا ہے مجھے یہ بھی یقین تھا کہ آپؐ ضرور کامیاب ہوں گے، مجھے صرف مہاجر صحابہ کی قرابت داریوں کا خیال آیا میں نے سوچا کہ اہل مکہ پر ایک احسان کر دوں تاکہ وہ ان کو کوئی تکلیف یا نقصان نہ پہنچائیں اور وہ میرے رشتہ داروں کا خیال کریں- آپؐ نے اس عذر کو قبول فرمایا اور معاف فرما دیا- لیکن حضرت عمرؓ نے جوش میں آکر کہا یا رسول اللہ حکم کیجئے میں اس کی گردن اڑا دوں- آپؐ نے فرمایا- "اے عمر! اہل بدر کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف کر چکا ہے اور یہ تو بدر میں شریک تھا-"

10- رمضان المبارک 08ھ کو آنحضرت ﷺ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ نہایت شان، عظمت کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوئے راستہ میں ارد گرد کے قبائل بھی شریک ہوتے گئے- وہ مکہ جہاں سے خدا کا برگزیدہ آٹھ سال پہلے رات کی تاریکی میں نکلا تھا آج دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ مکہ کی طرف رواں دواں تھا-

آپؐ نے مکہ کے قریب پہنچ کر مرالظہران میں قیام فرمایا- قریش کو مسلمانوں کے لشکر کی خبر ملی تو انہوں نے ابو سفیان- حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقہ کو مسلمانوں کی فوج کا پتہ لگانے کے لئے بھیجا- مرالظہران میں آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ مختلف دستوں میں بٹ جائیں اور تھوڑے تھوڑے فاصلے پر آگ روشن کر دیں- کفار جگہ جگہ آگ جلتی دیکھ کر پریشان ہو گئے- حضرت عباسؓ نے ابو سفیان کو دیکھا تو وہ ان کو آنحضرت ﷺ کے پاس لے گئے- حضرت عمرؓ کو پتہ چلا تو وہ تلوار سونت کر پیچھے ہو لئے- ابو سفیان کو چونکہ آنحضرت ﷺ کے محافظ دستہ نے گرفتار کیا تھا اس لئے آپؐ کے خیمہ میں قتل کرنے کی کسی کو جرآت نہیں ہو سکتی تھی- آپؐ نے کمال حسن اخلاق سے ابو سفیان کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا- "خوف کا مقام نہیں-" پھر فرمایا- "ابو سفیان اب بھی یقین ہوا کہ نہیں کہ اللہ ایک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں- اور میرے رسول ہونے کا بھی یقین ہوا یا نہیں-" صبح اٹھ کر ابو سفیان نے اسلام قبول کر لیا-

آنحضرت ﷺ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ "سردار قریش کو پہاڑ کی چوٹی پر لے جا کر افواج الٰہی کا نظارہ کرواؤ-" اس طرح ابو سفیان نے اسلام اور مسلمانوں کے لشکر کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا- انصار کے دستہ کے سردار سعدؓ بن عبادہ نے ابو سفیان کو دیکھ کر کہا کہ "آج معرکہ کا دن ہے اور خانہ کعبہ کی حرمت ہم کو لڑائی سے روک نہیں سکتی-" پھر ایک چھوٹا دستہ گزرا جو لوہے میں ڈوبا ہوا تھا جس کے سالار کارواں خود آنحضرتؐ تھے- ابو سفیان نے دیکھا تو کہا کہ ان کے مقابلہ کی سکت اب کسی میں نہیں اس وقت علم نبویؐ حضرت زبیرؓ نے اٹھایا ہوا تھا- آپؐ ابو سفیان کے پاس سے گزرے تو انہوں نے شکوہ کیا کہ سعدؓ بن عبادہ نے ایسے کہا ہے آپؐ نے فرمایا- "سعدؓ نے غلط کہا ہے آج کعبہ کی تعظیم ہو گی اور آج کعبہ کو پوشاک پہنائی جائے گی- آپؐ مکہ میں داخل ہونے کے بعد خانہ کعبہ میں تشریف لائے- سواری پر سات بار بیت اللہ کا طواف کیا- آپؐ 360 بتوں کو ایک ایک کر کے اپنی چھڑی سے گراتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ "حق و صداقت آگئی اور باطل یعنی جھوٹ اور بت پرستی کا طلسم ٹوٹ گیا اور خانہ کعبہ اس آلائش سے پاک ہو گیا-"

پھر آپؐ مقام ابراہیم پہنچے اور دو رکعت نفل نماز پڑھی- پھر عثمان بن طلحہ حاجب سے خانہ کعبہ کی کنجی لے کر خانہ کعبہ میں داخل ہوئے- نماز چاشت ادا کی- پھر کنجی عثمان کو واپس دے کر فرمایا کہ: "یہ ہمیشہ تمہارے اور تمہاری نسل کے پاس رہے گی-" اس پر عثمان فوراً مسلمان ہو گئے- آپؐ نے یہ بھی فرمایا- "جو تم سے یہ کنجیاں چھینے گا وہ ظالم ہو گا-" اس کے بعد آپؐ نے صحن حرم میں کھڑے ہو کر فرمایا:-

"اے گروہ قریش! (-) جاؤ تم سے کوئی باز پرس نہیں ہو گی- یہاں تک کہ آپؐ نے حضرت حمزہؓ کا کلیجہ چبا جانے والی ہندہ کو بھی معاف فرما دیا- آپؐ کے اس بے نظیر اخلاق نے لوگوں کے دل جیت لئے اور لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے- فتح مکہ کا سال "عام الوفود" کہلاتا ہے-

آنحضرت ﷺ انیس دن تک مکہ میں رہے اس کے بعد حنین اور طائف فتح کئے- اس طرح دو ماہ سولہ دن مدینہ سے باہر رہنے کے بعد واپس مدینہ تشریف لائے-

---

مولانا عبدالباسط شاہد

کشمیر کاز

کشمیری مسلمانوں کے حقوق کے حصول کی جدوجہد ایک طویل داستان ہے وہ لوگ جنہوں نے اس جہاد میں حضرت (امام جماعت الثانی) کے ساتھ شامل ہو کر حصہ لیا وہ بتاتے ہیں کہ آپ نے اس کام کے لئے دن رات ایک کر دیا تھا- اور جماعت کے ہر طبقہ کے لوگوں میں سے رضاکار آپ کی تفصیلی ہدایات کے مطابق ہندستان اور کشمیر میں ہی نہیں- انگلستان اور دوسرے ممالک میں بھی سرگرم عمل ہو گئے تھے- اس سلسلہ میں سیالکوٹ کا ایک جلسہ حضرت صاحب کے آہنی عزم و ارادہ اور یقین و استقامت کا ایک نشان بن گیا- آپ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ایک اجلاس کی صدارت کے لئے سیالکوٹ تشریف لے گئے- اجلاس کے بعد کمیٹی کے بعض ممبروں نے آپ کی خدمت میں سیالکوٹ کے عوام کی طرف سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ ان سے جلسہ عام میں خطاب فرمائیں- جسے حضرت صاحب نے منظور فرما لیا- 14 ستمبر 1931ء کو جلسہ ہونا قرار پایا- احمدیت کے حساد اور سچائی کے ازلی مخالفوں کو حضرت صاحب کی یہ مقبولیت اور ہر دل عزیزی ایک آنکھ نہ بھائی اور انہوں نے مخالفانہ پراپیگنڈہ اور اشتعال انگیزی شروع کر دی- جسے دیکھتے ہوئے جلسہ کے منتظمین نے آپ کی خدمت میں تمام حالات پیش کر کے اور متوقع خطرات سے آگاہ کرتے ہوئے جلسہ میں شامل ہونے سے روکنا چاہا- مگر حضرت صاحب اپنے پروگرام پر (جب تو عزم کر لے تو اللہ تعالیٰ پر توکل کر) کا مظاہرہ کرتے ہوئے پتھروں کی بارش میں سے ہوتے ہوئے جلسہ گاہ میں پہنچ گئے- باوجود اس کے احمدی فدائی حضرت صاحب کے ارد گرد پروانہ وار نثار ہونے کے لئے ہر وقت موجود رہے تین پتھر حضرت صاحب کو بھی لگے- جبکہ دوسرے متعدد افراد زخمی ہوئے- اس فساد انگیزی اور ہنگامہ آرائی کے دوران حضرت صاحب نے اپنے ولولہ انگیز خطاب میں فرمایا-

"جوش کی باتیں عارضی ہوتی ہیں- دنیا میں جو شخص کام کرنے کے لئے کھڑا ہو- آج جو اسے پتھر مارتے ہیں کل کو ضرور وہی اس پر پھول برسائیں گے- جون آف آرک ایک فرانسیسی عورت تھی جس نے اپنے ملک کو آزاد کرایا تھا اس کو اپنے زمانہ میں اس قدر تکلیف دی گئی کہ خود اس کے ابنائے وطن نے اسے پکڑ کر انگریزوں کے حوالے کر دیا- جو لوگ دوسروں کی خاطر پتھر کھاتے ہیں ان پر ضرور پھول برستے ہیں- یہ جو پتھر آج پھینکے گئے ہیں یہ خدا تعالیٰ نے اس لئے پھینکوائے ہیں کہ کل کو پھول بن کر ہمیں لگیں- یہ پتھر بھی جن لوگوں نے مارے ہیں انہوں نے اپنی طرف سے نہیں بلکہ کشمیر کی طرف سے مارے ہیں جس کے معنے یہ ہیں کہ ریاست کے علاقے پر رعایا کو قبضہ دے دیا- سو اللہ کے فضل سے ہم

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

کشمیر کیلئے امریکی پیشکش

امریکہ نے بھارت اور پاکستان کو پیشکش کی ہے کہ اگر وہ چاہیں تو وہ کشمیر کے مسئلے پر دونوں کے درمیان مفاہمت کروانے کی کوشش کرے گا۔ امریکہ نے یہ پیشکش کھلے عام کی ہے اور اس بات کا امکان ظاہر کیا ہے کہ اگر اس کی پیشکش مان لی جائے تو وہ کشمیر کا مسئلہ حل کروا سکتا ہے۔

اس سے تھوڑے دنوں قبل بھارت کے ایک وزیر نے کھلے عام امریکہ پر الزام لگایا تھا کہ وہ کشمیر کے معاملے میں غیر ضروری دلچسپی لے رہا ہے اور گویا اس کا مطلب یہ تھا کہ امریکہ کشمیر کے معاملے میں دخل اندازی بند کر دے۔

سرد جنگ کے خاتمے اور سوویت یونین کے کئی ٹکڑے ہو جانے کے بعد عالمی سیاست میں امریکہ کی اہمیت پہلے سے کئی گنا بڑھ چکی ہے۔ ماضی میں امریکہ کی کسی بات پر اگر کوئی ملک ناخوش ہوتا تھا تو وہ فوراً روس کی حمایت میں پناہ حاصل کرتا تھا۔ اور اگر روس اس بارے میں امریکہ کی مخالفت کا اعلان کرتا تھا تو امریکہ کے مخالف کا حوصلہ بندھ جاتا تھا۔ لیکن اب سوویت یونین کے عالمی کردار کی غیر موجودگی میں امریکہ کی بات ٹالنا دنیا کے کسی ملک کے بس میں ماضی کی طرح آسان نہیں رہا۔

ماضی قریب میں پریسلر ترمیم کو غیر موثر کرنے کے لئے جو براؤن ترمیم منظور کی گئی ہے اور پاکستان کو امریکہ اسلحہ کے حصول کی امید پیدا ہوئی ہے تو اس پر بھارت نے تشویش کا اظہار کیا ہے اور امریکہ کے خلاف جذبات نمایاں ہونے لگے ہیں۔ اگرچہ امریکی اسلحہ جو فی الحال پاکستان کو ملنے کی امید ہے وہ اتنا معمولی ہے کہ اس سے جنوبی ایشیا میں طاقت کا توازن بگڑنے کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ مگر پاکستان بھارت کے درمیان جس قسم کی مخالفت نصف صدی سے جاری ہے اس کی روایت یہی بن چکی ہے کہ اگر ایک ملک کو ذرا سا بھی اسلحی فائدہ حاصل ہونے کی امید ہو تو دوسرا ملک اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھا کر مقابلے میں اسلحہ جمع کرنے میں مصروف ہو جاتا ہے۔

اس صورت حال میں امریکہ کی پیشکش کا کیا نتیجہ نکلے گا اس کے بارے میں سردست کوئی بات یقینی نہیں ہے۔ عمومی طور پر یہ کہنا آسان نہیں ہے کہ بھارت امریکی پیشکش کو قبول کرلے گا۔ پاکستان کا ردعمل بھی اس معاملے پر محتاط ہو گا۔

بھارت میں اگلے سال عام انتخابات ہو رہے ہیں اور اس مرحلے پر کوئی بھارتی حکومت کوئی ایسا قدم نہیں اٹھا سکتی جس سے انتخابات میں کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑے۔

بھارت اور پاکستان میں ایک دوسرے کی مخالفت کا جوش ظاہر کر کے عوام کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی روایت موجود ہے۔ ماضی قریب میں اس رجحان میں کمی تو آئی ہے مگر عوامی سطح پر اس بات کو یکسر رد نہیں کیا جا سکتا کہ ایک ملک صلح کی بات کرے تو دوسرے ملک کے عوام خاموش رہیں۔

○○○

جمعہ کی چھٹی

حکومتی اور کاروباری حلقوں میں جمعہ کی چھٹی ختم کر کے اتوار کی چھٹی دوبارہ رائج کرنے پر جو غور جاری ہے اس میں اب یہ بات سامنے آئی ہے کہ جن مالیاتی اداروں کے اصرار پر جمعہ کی چھٹی ختم کرنے کی تجویز سامنے آئی ہے ان اداروں کو جمعہ کی چھٹی ختم کر کے اتوار کی چھٹی کرنے کی اجازت دے دی جائے۔ جبکہ ملک کے سرکاری ادارے اور سکول کالج وغیرہ بدستور جمعہ کو ہی چھٹی کرتے رہیں۔ گویا کہ ملک میں دو دن چھٹی کے لئے الگ الگ مقرر ہو جائیں گے۔ ایک دن مالیاتی ادارے چھٹی کریں گے یعنی اتوار کو اور باقی سرکاری ادارے کھلے رہیں گے۔ یہ سرکاری ادارے جمعہ کو چھٹی کیا کریں گے جبکہ اس دن بڑے مالیاتی ادارے عالمی مالیاتی نظام سے منسلک ہونے کی خاطر اتوار کو چھٹی کیا کریں گے اور جمعہ کے روز ان میں دن کے ایک بجے تک کام ہو گا۔ ان کی خاطر بینکوں کو بھی اپنی بعض شاخیں جمعہ کو کھولنی پڑا کریں گی۔

اگر اس بات کا حتمی فیصلہ ہو گیا تو امکان ہے کہ یہ فیصلہ یکم جنوری 1996ء سے لاگو ہو گا۔

○○○

منشیات کے مجرم

بتایا گیا ہے کہ پاکستان نے آج تک کسی منشیات کا دھندا کرنے والے کو امریکہ کے حوالے یا کسی اور ملک کے حوالے ان کی درخواست پر نہیں کیا۔ لیکن بہت خاص تفتیش کے بعد جب بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے تو پھر ایسا کرنا پڑتا ہے۔ یہ باتیں ڈائرکٹر جنرل انٹی نارکاٹک فورس میجر جنرل سید صلاح الدین ترمذی نے گذشتہ روز بتائیں۔ جبکہ تیس ٹن منشیات پکڑی گئیں اور جلائی گئیں۔ اگر کسی عدالت میں یہ ثبوت پیش کیا جا سکے کہ کوئی شخص منشیات کے دھندے میں ملوث ہے تو صرف اسی صورت میں اس شخص کو کسی ملک کے حوالے کیا جاتا ہے جس نے اسے حاصل کرنے کی درخواست کی ہو۔ جنرل ترمذی نے اخباری نمائندوں سے مختصر بات کرتے ہوئے یہ باتیں بتائیں۔ انہوں نے کہا امریکہ نے چھ افراد مانگے ہیں جو امریکہ کے خیال میں منشیات کا دھندا کرتے ہیں اور ان چھ افراد کو حراست میں لیا جا چکا ہے۔ اب ان کے معاملات عدالت میں پیش کر دئے گئے ہیں اور اگر یہ مجرم ثابت ہوئے تو انہیں امریکہ کے حوالے کر دیا جائے گا۔

○○○

وزیر اعظم - اخبارات

غازی خیل میں وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے یہ بات منسوب کی گئی ہے کہ انہوں نے اخبارات کی مذمت کی کہ وہ غلط خبریں چھاپ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اخبارات جھوٹے ہیں اس لئے ہم اخبارات کی رپورٹوں پر یقین نہیں رکھتے وزیر اعظم نے مزید کہا کہ ہمارے ملک میں اظہار بیان کی آزادی ہے اور کسی اخبار پر کوئی قدغن نہیں لگائی گئی۔ لیکن اخبارات ہیں کہ غلط خبریں چھاپ کر ملک کے باشندوں کو ہراساں کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ اخبارات افواہیں چھاپتے ہیں۔ اور انہوں نے کبھی یہ کوشش نہیں کی کہ جو خبر وہ چھاپنا چاہتے ہیں اس کے متعلق پہلے پوری معلومات حاصل کر لیں۔ اپنے متعلق انہوں نے کہا کہ ہم نے ظلم اور تشدد کے خلاف جہاد کیا ہے۔ خاص طور پر مارشل لاء کے زمانے میں ہمیں بھی جیلوں میں بھیجا گیا تھا۔ حتیٰ کے قائد عوام یعنی ذوالفقار علی بھٹو کو تختہ دار پر چڑھا دیا گیا اور پارٹی کے بہت سے کارکنوں پر تشدد کیا گیا۔ انہیں کھلے عام کوڑے لگائے گئے لیکن ہم نے اس وقت کسی انتقام کا ذکر نہیں کیا تھا۔

○○○

انڈس ڈیم

کالا باغ ڈیم جس کا نام اب انڈس ڈیم ہے۔ اس کے بارے میں صدر اور وزیر اعظم کے بیانات کے بعد یہ امید پیدا ہو گئی ہے کہ اس ڈیم کا مستقبل روشن ہے۔ اگر یہ منصوبہ واقعی ترک کر دیا جاتا تو بلاشبہ یہ قوم کی بڑی بدقسمتی ہوتی۔

انڈس ڈیم کی تعمیر کے بغیر مستقبل میں بجلی اور آبپاشی کے پانی میں اس قدر کمی ہو جاتی کہ ملک کی خوشحالی کو ناقابل تلافی نقصان پہنچتا۔

انجینئرز سٹڈی فورم کے صدر فضل احمد نے کہا ہے کہ ڈیم تعمیر نہ ہونے سے ڈیم سے حاصل ہونے والے بالواسطہ اور براہ راست فوائد سے محرومی کے نتیجے میں یعنی خوراک اور بجلی کی پیداوار میں کمی سے ہونے والے نقصانات کا اندازہ 54- ارب روپے سالانہ تک پہنچ گیا ہے۔ اتنے بڑے پیمانے پر ہونے والے قومی نقصان کو نظر انداز کرنا اور معمولی سیاسی فوائد کے حصول کے لئے ایک ایسے منصوبے کی راہ میں رکاوٹیں ڈالنا جس پر آئندہ نسلوں کی خوشحالی کا دارومدار ہے' انتہائی غیر دانشمندانہ ہے۔

اس منصوبے کی تکمیل کے بعد ابتداء میں دو ہزار چار سو میگاواٹ بجلی پیدا ہو گی۔ بعد ازاں اسے تین ہزار چھ سو میگاواٹ تک بڑھایا جائے گا۔

یاد رہے کہ اس وقت ملک میں بجلی کی مجموعی پیداوار نو ہزار میگاواٹ ہے۔ جبکہ ملک میں بجلی کی مانگ قریباً 11- ہزار میگاواٹ ہے۔ اور اس میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔

اس ڈیم سے جو پانی ذخیرہ کیا جائے گا اس سے لاکھوں ایکڑ اراضی زیر کاشت لائی جا سکے گی۔ اور اگر پانی کے ذخیرہ کرنے کا یہ انتظام نہ کیا جا سکا تو آئندہ چند برسوں میں آباد اور زیر کاشت زمینوں کے بنجر اور ناکارہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔

اب امید کی جا رہی کہ جلد تر اس اہم منصوبے پر کام شروع ہو سکے گا۔ قیمتی وقت ضائع ہو جانے کی وجہ سے ڈیم کی اخراجات میں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ اب اس میں مزید تاخیر ہرگز روا نہیں رکھنی چاہئے۔

بنگلہ دیش - اپوزیشن کا احتجاج

بنگلہ دیش میں اپوزیشن کی اپیل پر تین روزہ ہڑتال شروع کر دی گئی ہے۔ جس کے بعد حکومت نے پرتشدد ہنگاموں کے خطرہ کے پیش نظر دارالحکومت ڈھاکہ میں سخت حفاظتی اقدامات کئے ہیں۔

اپوزیشن کی ہڑتال کی یہ تازہ اپیل اپوزیشن نے نگران وزیر اعظم مسز خالدہ ضیاء کی حکومت کو برطرف کروانے کے لئے کی ہے۔ اپوزیشن کا مطالبہ ہے کہ ملک کے عام انتخابات غیر جانبدار نگران حکومت کی نگرانی میں ہوں۔ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ مسز خالدہ ضیاء کی حکومت سے غیر جانبدار انتخابات کی توقع نہیں ہے۔

حالیہ ہڑتال کے دوران معمول کا کاروبار بند رہا۔ دفاتر اور سکول بھی بند رہے۔ جبکہ مختلف مقامات پر پولیس اور مظاہرین میں جھڑپوں میں 50 سے زائد افراد زخمی ہوئے۔ اس موقع پر پارلیمنٹ اور وزیر اعظم کے دفتر کی عمارت کے باہر خصوصی حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے۔

اس ہڑتال کے دوران سرکاری دفاتر اور بینکوں کے علاوہ تمام نجی ادارے' سکول' دوکانیں' اور کاروباری مراکز بند رہے اور سڑکیں سنسان رہیں۔ ڈھاکہ شہر میں دستی بموں کے دھماکے ہوئے تاہم مجموعی طور پر سکون رہا۔ یہ ہڑتال اپوزیشن کی سب سے بڑی پارٹی عوامی لیگ' جاتیو پارٹی اور جماعت اسلامی کی اپیل پر ہو رہی ہے۔

ہڑتال کے پہلے دن مشتعل مظاہرین نے الیکشن کمشن کے دفتر کو آگ لگا دی۔ ریل کی پٹڑیاں اکھاڑ پھینکیں' اور بموں کے دھماکوں سے اتنی دہشت پھیلائی کہ لوگ گھروں میں خوف سے دبکے رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر30319 میں عبدالغفار شاہد ولد ارشاد احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر تقریباً 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-9-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 33912 روپے سالانہ بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالغفار شاہد دارالعلوم شرقی ربوہ (حلقہ برکت) گواہ شد نمبر1 سعید احمد ناصر حلقہ برکت دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر2 وحید احمد ناصر حلقہ برکت دارالعلوم شرقی ربوہ۔

مسل نمبر30320 میں قمر احمد کوثر ولد چوہدری شبیر احمد صاحب قوم چوہان راجپوت پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-9-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 2396+500 روپے ماہوار بصورت ملازمت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد قمر احمد کوثر 24/25 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ گواہ شد نمبر1 چوہدری شبیر احمد وصیت نمبر8472 والد موصی گواہ شد نمبر2 احمد الدین وصیت نمبر13192۔

مسل نمبر30321 میں فاتح احمد مسعود ولد ناصر احمد صاحب مسعود قوم ٹھاکر راجپوت پیشہ ذاتی کاروبار عمر21 سال 6 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹلی آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-8-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ پانچ ہزار روپے ماہوار بصورت ذاتی کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فاتح احمد مسعود معرفت احسان برادرز کوٹلی آزاد کشمیر گواہ شد نمبر1 ناصر احمد مسعود صاحب وصیت نمبر20312 والد موصی گواہ شد نمبر2 ظہور احمد طاہر ورائٹ ہاوس کوٹلی آزاد کشمیر۔

مسل نمبر30322 میں حفصہ مجید زوجہ عبدالعزیز صاحب قوم شکرانی پیشہ ٹیچر عمر40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نزد گوٹھ یار محمد احمد پور شرقیہ بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-2-17 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بصورت زیور وصول شدہ جو کہ سات ہزار روپے میں فروخت کر دیئے ہیں نقد سات ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1125-00 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ حفصہ مجید زوجہ عبدالعزیز قمر کیسٹ پوائنٹ چوک عباسیہ احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر1 عبدالعزیز خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 منیر احمد وصیت نمبر19516۔

مسل نمبر30323 میں صفیہ مسرت زوجہ منظور احمد عامر قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-10-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی پانچ تولہ مالیتی تیئس ہزار روپے اور حق مہر پانچ صد روپے اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صفیہ مسرت 12/24 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ گواہ شد نمبر1 عامر محمود جنجوعہ وصیت نمبر28764 گواہ شد نمبر2 منظور احمد عامر خاوند موصیہ۔

مسل نمبر30324 میں نصیر احمد بٹ ولد محمد حنیف بٹ قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع عمرکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-9-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ایک لاکھ روپے سالانہ بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نصیر احمد بٹ نصیر آٹا چکی کنری ضلع عمرکوٹ سندھ گواہ شد نمبر1 محمد آصف طاہر وصیت نمبر25643 گواہ شد نمبر2 محمد حنیف بٹ وصیت نمبر21582۔

مسل نمبر30325 میں نصیرہ بیگم زوجہ محمد صدیق بھٹی قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمدانی کالونی ضلع میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-3-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی اٹھارہ گرام مالیتی سات ہزار دو صد روپے اور حق مہر دو ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصیرہ بیگم مکان نمبر57-B احمدانی کالونی میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر1 محمد صدیق بھٹی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 عبدالرشید بھٹی 2614 حمید پورہ کالونی میرپور خاص۔

عطیۂ خون

خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

تازہ تازہ کمائی کرنے لگا ہے اور ابھی اس کے دن ہی کیا ہیں؟ ہم نے کافی قربانیاں کی ہیں۔ اس کو کچھ دیر ایسی حالت میں رہنے دیں اور بعض ماں باپ اس طرح ان پر رحم کرتے ہیں کہ ہم نے جو ساری عمر نعمتیں حاصل کیں' خدا کا پیار پایا' خدا تعالیٰ سے غیر معمولی برکتیں حاصل کیں تو اس اولاد بیچاری کو کیوں محروم کریں۔ چنانچہ وہ تاکید کرتے ہیں کہ دیکھو خدا تمہیں اب نوکر بنا رہا ہے۔ تجارت کے مواقع عطا فرما رہا ہے۔ جو کچھ بھی تمہیں ملتا ہے سب سے پہلے خدا کے حضور پیش کرو اور ان دونوں قسم کے تجربے مجھے ہوتے رہتے ہیں۔ بعض دفعہ بڑے دلچسپ ہوتے ہیں۔ بعض بچے تو ایسے ہیں جو اپنے ماں باپ کے سکھانے پڑھانے پر اس بات کو خوب اچھی طرح سمجھ کر اور یقین کے بعد اپنی تنخواہ ملتے ہی یا اپنے منافع ہوتے ہی وہ مجھے بھجوا دیتے ہیں کہ اسے جس طرح بھی چاہیں خدا کی راہ میں استعمال کریں کیونکہ ہمیں خدا نے یہ توفیق عطا فرمائی۔ ہمارا پہلا کمایا ہوا رزق ہے تو اس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ کس قسم کے ماں باپ ہیں اور کس قسم کی وہ اگلی نسلیں تیار کر رہے ہیں۔ بعض بچے ہیں جو جب وہ کمانے لگتے ہیں تو نظر سے غائب ہونے لگتے ہیں یہاں تک کہ اگر پہلے جماعت میں وہ آتے جاتے بھی ہوں اور معروف بھی ہوں تو رفتہ رفتہ سرکنے لگے جاتے ہیں گویا ان کی دولت ان کے لئے لعنت بن جاتی ہے۔ اور بعض بچے سعید فطرت ہوتے ہیں۔

(از خطبہ ۲۸- ستمبر ۱۹۹۰ء)

اعلان داخلہ (بی ایس سی الیکٹریکل انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی)

○ الخیر یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی میرپور آزاد کشمیر نے بی ایس سی الیکٹریکل انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

اہلیت:- 1- وہ طلبہ جنہوں نے F.Sc (پری انجینئرنگ) آزاد کشمیر سے یا پاکستان کے کسی بورڈ سے پاس کی ہو۔

2- بی ایس سی کی بنیاد پر داخلہ لینے والے امیدوارن نے بی ایس سی فزکس اور میتھ میں پاس کی ہو۔

یونیورسٹی پراسپکٹس =/550 کے عوض الخیر یونیورسٹی اسلام آباد آفس سٹریٹ نمبر16 کوہستان روڈ 8/3-F یا میرپور آفس آزاد کشمیر سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 27- دسمبر95ء مقرر ہے۔

مزید معلومات کے لئے روزنامہ "خبریں" مورخہ 11- دسمبر95ء ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

تبدیلی نام

○ میں نے اپنے بیٹے ارسلان حنیف کا نام تبدیل کر کے ارسلان صادق رکھ لیا ہے۔ لہٰذا آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

محمد حنیف
مکان نمبر S-49 دارالفتوح ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 12- دسمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اور وزیر داخلہ جنرل نصیراللہ خان بابر اور سندھ کے وزیر اعلیٰ عبداللہ شاہ کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ الطاف حسین کی طرف سے رپورٹ میں ڈائریکٹر جنرل رینجرز اور متعلقہ تھانے کے انچارج پر بھی الطاف حسین کے بھائی ناصر حسین اور بھتیجے عارف حسین کے قتل کی ذمہ داری عائد کی گئی ہے۔ ایم کیو ایم کے اشتیاق اظہر اپنے وکیل کے ہمراہ تھانہ گلبرگ میں رپورٹ درج کرانے گئے تو انچارج موجود نہ تھا۔ شام سوا سات بجے تھانہ انچارج نے خود ایم کیو ایم کے دفتر جا کر تحریری رپورٹ وصول کی۔ حکومت نے دوہرے قتل کی سرکاری تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔

○ ایم کیو ایم کا کہنا ہے کہ رینجرز اور پولیس نے عارف حسین اور ناصر حسین کو ان کے گھر سے گرفتار کیا تھا۔

○ کراچی حیدر آباد اور سکھر میں جزوی ہڑتال ہوئی۔ تشدد کے واقعات میں چار افراد ہلاک ہو گئے۔ وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ الطاف حسین کے بھائی اور بھتیجے کی تدفین کے موقع پر ممکنہ گڑبڑ سے بچنے کے لئے جو سخت حفاظتی اقدامات کئے جا رہے ہیں شہری ان سے خوفزدہ ہیں۔ جنازے میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں افراد کی شرکت کے لئے ایم کیو ایم ہڑتال نہیں کرے گی۔ جنازے کے موقع پر دہشت گردوں نے گڑبڑ کا منصوبہ بنا لیا ہے۔ ایسے دہشت گرد بھی شریک ہوں گے جو قانون کو مطلوب ہیں۔ سندھ حکومت نے کہا ہے کہ کسی جان کو یا سرکاری و نجی املاک کو نقصان پہنچا تو منتظمین ذمہ دار ہوں گے۔

○ فیصل مسجد اسلام آباد کے پہلو میں واقع سابق صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کے مزار پر اتوار کی رات طوفان باد و باراں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض تخریب کاروں نے شدید توڑ پھوڑ کی۔ مزار پر موجود سنگ مرمر کے کتبوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے بکھیر دیا گیا۔ تخریب کاروں نے قرآنی آیات کے کتبوں کو بھی ٹکڑوں کی صورت میں مزار پر جا بجا بکھیر دیا۔ مزار پر چادروں، پھولوں اور گلدستوں کو تخریب کار اپنے ہمراہ لے گئے۔ جبکہ باقی ماندہ کو توڑ پھوڑ کر وہیں پھینک دیا۔ مزار پر لگے بلبوں کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ مزار کی خدمت پر مامور ایک معمر شخص رات کو گھر چلا جاتا ہے۔ اس نے شکوہ کیا کہ ضیاء الحق کے گھر والوں کو اپنے والد کے مزار کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے مسٹر نواز شریف کے نام جو خط بھیجا تھا اس میں انہیں یاد دلایا گیا ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) دونوں نے اپنے انتخابی منشوروں میں آئین کی آٹھویں ترمیم ختم کرنے اور اسمبلیوں میں خواتین کی نشستیں بحال کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ خواتین کی نشستوں کا انتخاب اوپن بیلٹ کے ذریعے کروایا جائے۔ ہم آٹھویں ترمیم پوری کی پوری منسوخ کرنے کو تیار ہیں۔ تاہم اگر اس ترمیم کے خاتمے کا معاملہ 1998ء کے انتخابات تک موخر رکھا جائے تو ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو کراچی کے مسئلہ پر مسٹر نواز شریف کا تعاون قبول کر لیں۔ قائد حزب اختلاف کو دی گئی مذاکرات کی دعوت غیر مشروط ہونی چاہئے۔ اپوزیشن کو چاہئے کہ وہ مڈٹرم الیکشن کی بجائے 1998ء کے انتخابات کے لئے مراعات مانگے۔

○ مسٹر نواز شریف قومی اسمبلی میں حکومت کی اس پیشکش پر پالیسی بیان دیں گے۔ جس میں وزیر اعظم نے آٹھویں ترمیم اور عورتوں کی نشستوں کے حوالہ سے بات چیت کی دعوت دی تھی۔ مسٹر نواز شریف نے اپنے مسلم لیگی ساتھیوں کے مشورے سے بے نظیر کے خط کا جواب تیار کر لیا ہے۔

○ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ پاکستان صدارتی نظام کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ عبوری حکومت کے بارے میں قانون سازی کی جائے۔ پارلیمانی نظام زیادہ موزوں ہے۔ جمہوری تجربے میں اصلاح کی زیادہ گنجائش موجود ہے۔ دونوں فریق راضی ہوں تو مڈٹرم الیکشن کروائے جا سکتے ہیں پیپلز پارٹی کے منشور میں اسمبلی کی مدت چار سال کرنے کی تجویز موجود ہے اس پر غور ہونا چاہئے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو اسمبلی بچانے کے لئے آخری حد تک جائیں گی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے مسٹر الطاف حسین کو فون پر کہا ہے کہ آپ کے بھائی اور بھتیجے کو حکومت نے مارا ہے یہ افسوسناک سانحہ ہے۔ جس پر مجھے "شاک" محسوس ہوا ہے۔ یہ سفاکی اور درندگی کی انتہا ہے۔ حکومت واپسی کی گنجائش نہیں چھوڑنا چاہتی۔ الطاف حسین نے کہا کہ ذرا تصور کیجئے حکومت مہاجر قوم کے ساتھ کیسا سلوک کر رہی ہے۔

○ مسلم لیگ نے کہا ہے کہ آئین سے ماورا تبدیلی کی مخالفت کریں گے۔ تمام آئینی اداروں کو معمول کے مطابق کام کرنا چاہئے۔ مسٹر نواز شریف نے پارٹی رہنماؤں کو محتاط ہونے کی ہدایت کر دی ہے۔

○ واپڈا کے سابق چیئرمین مسٹر شمس الملک نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کی فوری تعمیر نہ ہوئی تو ہر طرف گہرا اندھیرا چھا جائے گا۔ اس ڈیم سے صوبے کو تو کیا کسی ایک شہری کو بھی نقصان نہیں ہو گا۔ بلاوجہ کے خوف سے معاملہ اٹک گیا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد پانی کی فراہمی ایک چوتھائی رہ گئی ہے اور یہ قلت دن بدن بڑھ رہی ہے۔

○ صدر وزیر اعظم گورنروں اور وزرائے اعلیٰ کے بیرون ملک علاج کے لئے رقوم محدود کر دی گئی ہیں۔ 30 ہزار ڈالر سے زیادہ خرچ نہیں کر سکیں گے۔ اعلیٰ سرکاری افسر 15- ہزار ڈالر تک خرچ کرنے کے مجاز ہوں گے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے خصوصی دعوت پر سندھی لیڈر اور سابق گورنر سندھ مسٹر ممتاز بھٹو کو اسلام آباد بلایا اور ان کو کھانے کی دعوت دی۔ بے نظیر نے مرتضٰی بھٹو سے صلح کے لئے ممتاز بھٹو کی مدد طلب کی۔ طویل عرصہ کے بعد اڑھائی گھنٹے کی اس ملاقات میں سیاسی صورت حال میں الطاف حسین کے جغرافیہ تبدیل کرنے کے دھمکی آمیز بیانات اور خاندانی تنازعات پر گفتگو ہوئی۔ ممتاز بھٹو نے کہا کہ کراچی سندھ کا حصہ رہے گا۔ ممتاز بھٹو نے بے نظیر کو تعاون کا یقین دلایا۔ مسٹر ممتاز بھٹو ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے دور میں سندھ کے گورنر، وزیر اعلیٰ اور وفاقی کابینہ کے مستقل رکن رہے۔

○ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کے بعد باغی ارکان نے کرپٹ وزراء کے خلاف "جہاد" ترک کر دیا ہے۔ مسٹر مشتاق اعوان ارکان کو منا کر اسلام آباد لے گئے۔

○ گوجرانوالہ میں ایک وکیل نے مقدمہ ڈسچارج ہونے پر سول جج کو گریبان سے پکڑ کر مکے مارنے شروع کر دیئے۔ تمام جج صاحبان عدالتیں چھوڑ کر سیشن کورٹس چلے گئے۔ ڈسٹرکٹ بار کا ہنگامی اجلاس طلب کر لیا گیا۔ وکیل نے کہا کہ جج نے زیادتی کر کے کیس فائنل کر دیا جس سے میری عقل پر پردہ پڑ گیا۔

○ مارچ 1997ء میں پاکستان میں اسلامی ملکوں کی ایک خصوصی سربراہ کانفرنس منعقد ہو گی۔ اس سلسلے میں ان دنوں گنی میں ہونے والی اسلامی سربراہ کانفرنس تنظیم کے وزرائے خارجہ کانفرنس میں ایک قرارداد منظور کر لی گئی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ 1997ء میں پاکستان میں خصوصی اسلامی کانفرنس منعقد کی جائے جس میں یک نکاتی ایجنڈا '21 ویں صدی کے لئے عالم اسلام کی تیاری' ہو گا۔ یاد رہے کہ 1997 میں پاکستان کا 50 واں یوم آزادی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔

○ پاکستان نے نیوزی لینڈ کے خلاف واحد کرکٹ ٹیسٹ میچ جیت لیا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم ایم کیو ایم سے حکومتی مذاکرات کا حشر دیکھ چکے۔ اب فیصلہ بازاروں میں ہو گا۔ ہر آنکھ سوالیہ نشان بن چکی ہے۔ ملک آئینی سیاسی اور معاشی طور پر سنگین بحران کا شکار ہے۔ بات چیت بری نہیں لیکن موجودہ حالات میں پیپلز پارٹی پر اعتماد نہیں کر سکتے۔ ملک اندھیروں میں ڈال کر ہم سے اجالوں کی بھیک مانگی جا رہی ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے مشاہد حسین نے کہا ہے کہ بے نظیر مفاہمت کی آڑ میں رگڑا دینا چاہتی ہیں۔ خط کا جواب سوچ سمجھ کر دیں گے۔ وہ اقتصادی اور سیاسی بحران سے نکلنے کے لئے اپوزیشن کی مدد چاہتی ہیں۔

○ سینیٹر طارق چوہدری نے کہا ہے کہ دو ماہ میں قومی حکومت نہ بنی تو سیاسی ڈھانچہ منہدم ہو جائے گا۔

○ پنجاب کے سینیئر وزیر مشتاق اعوان نے کہا ہے کہ نواز شریف دو سال سے مارچ مارچ کر رہے ہیں اب تو گنجائش ہی نہیں ہے۔

○ آٹھویں ترمیم کے خاتمے اور عورتوں کی نشستوں کی بحالی کے لئے حکومت اور اپوزیشن کے درمیان اس ماہ مذاکرات شروع ہونے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔

کوٹھی برائے رہن

محفوظ اور پُرسکون رہائش کیلئے موزوں۔ جدید کوٹھی رقبہ ایک کنال محلہ دارالبرکات میں کالج روڈ پر واقع رہن پر دینا مطلوب ہے سوئی گیس۔ بجلی۔ پانی۔ ٹیلیفون کی سہولت مہیا ہے۔ مزید معلومات اور رابطہ کیلئے

فون: 212485 اور 454

ڈرمیکسو کریم

چنبل۔ خارش۔ پھوڑے پھنسیاں۔ داغ دھبے۔ کیڑا کاٹ جائے۔ چوٹ۔ جلد جل جائے۔ غرض بفضلِ خدا جلدی عوارض کی بہترین کریم۔ اب ربوہ کے میڈیکل سٹورز سے بھی دستیاب ہے۔

تیار کردہ: **بھٹی ہومیوپیتھک کلینک** رحمت بازار ربوہ

رحمت بازار صبح 11 تا 2½ بجے۔ شام 4½ تا 8 بجے
دارالیمن وسطی صبح 9 تا 11 بجے
فون گھر 211186

دوا تدبیر دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

قابلِ اعتماد مفید و مجرّب ادویہ

زدجام عشق	۶۰ گولی	۸۰۰/-
نواب شاہی	۶۰ گولی	۱۰۰۰/-
سونے چاندی کی گولیاں	۳۰ گولی	۲۰۰/-
شباب آور موتی	۳۰ گولی	۸۰/-
حبّ نشاط	۲۰ گولی	۴۰/-

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ۔ گول بازار۔ ربوہ
فون نمبر:- 212434 (04524)